6962 ـ میت کو غسل دینے والا خود بھی غسل کرے

سوال

کیا میت کو غسل دینے والے کے لیے نماز جنازہ کی ادائیگی سے قبل لباس کی تبدیلی یا غسل کرنا واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اہل علم کے اقوال میں سے صحیح قول یہی ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے، واجب نہیں.

یہ قول ابن عباس، ابن عمر، اور ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہم، اور حسن بصری، ابراہیم نخعی، اور امام شافعی، امام احمد، اسحاق، اور ابوثور ابن منذر، اور اصحاب الرائے رحمہ اللہ تعالی عنہم کا ہے، اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نے اسے ہی راجح قرار دیا ہے.

دیکھیں: سنن الترمذی (3 / 318) اور المغنی لابن قدامۃ المقدسی (1 / 134).

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور میت کو غسل دینے والے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے میت کو غسل دیا وہ غسل کرے، اورجس نے اسے اٹھایا وہ وضوء کرے"

ابو داود (2 / 62 ـ 63) سنن ترمذی (2 / 132).... اس کے بعض طرق حسن اور بعض صحیح اور مسلم کی شرط پر ہیں...

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے " التہذیب السنن" میں گیارہ طرق ذکر کرنے کے بعد کہا ہے: یہ سب طرق اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ حدیث محفوظ ہے"

میں کہتا ہوں:

ابن القطان نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور اسی طرح ابن حزم رحمہ اللہ تعالی نے بھی المحلی (1 / 250) اور (2 /

23 ـ 25) اور حافظ رحمہ اللہ تعالی نے " التلخيص" (2 / 134 طبع المنيرية) ميں، اور ان کا کہنا ہے: اس کا کم از کم حال يہ ہے کہ يہ حسن ہو گی.

اور ظاہری امر وجوب کا فائدہ دے رہا ہے، ليکن ہم دو موقوف حديثوں – جن کا حکم مرفوع جيسا ہے – کی بنا پر اس کے قائل نہيں:

پہلی حديث:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بيان کرتے ہيں کہ:

" تم اپنی ميت کوغسل دو تو اس ميں تم پر غسل نہيں، کيونکہ تمہاری ميت نجس نہيں، تمہارے ليے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے ہاتھ دھو لو"

اسے حاکم نے (1 / 386) اور بيہقی نے (3 / 398) روايت کيا ہے..

پھر ميرے نزديك راجح يہ ہے اور صحيح يہی ہے کہ يہ حديث موقوف ہے، جيسا کہ ميں سلسلة الضعيفة (6304) ميں تحقيق کے ساتھ بيان کيا ہے.

دوسری حديث:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کاقول ہے:

" ہم ميت کو غسل ديا کرتے تو ہم ميں سے کچھ غسل کرتے، اور کچھ غسل نہ کرتے تھے"

اسے دار قطنی (191) اور خطيب نے التاريخ (5 / 424) ميں صحيح سند کے ساتھ روايت کيا ہے، جيسا کہ حافظ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس کی طرف اشارہ کيا ہے، اور خطيب رحمہ اللہ تعالی نے ان سے روايت کيا ہے کہ انہوں نے اپنے بيٹے کو اس حديث کے لکھنے پر ابھارا. اھـ

ديکھيں: احکام الجنائز للالبانی (71 ـ 72).

اور مستقل فتوی کميٹی سعودی عرب اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی راجح قرار ديا ہے.

ديکھيں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (1 / 318) اور الشرح الممتع (1 / 295).

اور رہا مسئلہ لباس تبديل کرنے کا تو سنت نبويہ ميں اس کی کوئی دليل نہيں ملتی، نہ تو يہ واجب ہے، اور نہ ہی

مستحب ہے.

واللہ اعلم .